يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ

اُن کا رب اُن کو اپنی رحمت اور خوشنودی اور ایسی جنتوں کی خوشخبری

دیتا ہے جن میں اُن کیلئے دائمی نعمتیں ہوں گی

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مختصر تعارف

محمدِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدسی الاصل رفقا اور نیک نہاد طبقہ صحابہ کرام رض

خلفاءِ راشدین رض اور اہلِ بیت رض کے تعارف پر مختصر تحریر

ابو ریحان ضیا الرحمٰن فاروقی شہید رح

حرف اول

زیرنظر کتابچہ میں ہم نے نئی نسل کے سامنے انتہائی مختصر انداز میں حضورﷺ کے صحابہ کرام ؓ کا تعارف پیش کیا ہے۔قرآن وسنت کی واضح ہدایات کی روشنی میں صحابہ کرام ؓ کے مقام ومرتبہ کا ذکر آج کے دور کی اہم ترین ضرورت ہے۔راقم کی کتاب ''اسلام میں صحابہ کرام ؓ کی آئینی حیثیت'' کے ذریعے آنحضرتﷺ کے رفقاء کا تفصیلی تعارف پیش کیا گیا تھا،اس مجموعہ میں جماعت رسولﷺ کے بارے میں مختلف موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔

ضرورت تھی کی اس ضخیم کتاب کے اہم عنوانات کی روشنی میں نہایت ایجاز واختصار کے ساتھ صحابہ کرام ؓ کا تعارف اور اسلام میں ان کی عظمت کونوجوانوں کے سامنے اجاگر کیا جائے۔چنانچہ ہم نے اسلام میں صحابہ ؓ کی آئینی حیثیت کا خلاصہ پیش کردیا ہے۔

صحابہ کرام ؓ کا یہ مختصر تعارف ہر طبقے کے لئے لازمی مطالعہ کی حقیقی ضرورت ہے۔اس کو گھر گھر پہنچانا،طلباء اور عام مسلمانوں پر لازم ہے۔صحابہ کرام ؓ کی محبت وعقیدت کا فروغ عہد حاضر کا اولین فریضہ ہے۔آیئے اس عظیم فریضے سے سبکدوش ہوکر خدا اور اس کے سچے رسولﷺ کی خوشنودی حاصل کریں۔

ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

کوٹ لکھپت جیل

لاہور

صحابہ کرامؓ کی پہچان یا تعارف

☆ ایسا شخص کہ جس کا صحابیؓ ہونا ہر دور کی بہت بڑی جماعت سے ثابت ہو۔ جیسے خلفاء راشدینؓ اور اکابر صحابہؓ۔

☆ ایسا شخص جس کا صحابیؓ ہونا مشہور روایات سے ثابت ہو۔ جیسے عکاشتہ بن محصنؓ، ضمامؓ بن ثعلبہ۔

☆ مثلاً کسی کا یہ کہنا کہ میں فلاں شخص کے ساتھ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا یا آپ ﷺ نے میرے سامنے فلاں شخص سے گفتگو کی۔

☆ آئمہ تابعین کی صراحت سے صحابیؓ ہونا ثابت ہو۔

☆ اگر کسی کی نسبت یہ ثابت ہو جائے کہ وہ عہد صحابہؓ کے کسی لشکر کا امیر بنایا گیا۔

☆ یہ ثابت ہو جائے کہ فلاں شخص کی پیدائش پر آنحضرت ﷺ کے ہاں سے ہدیہ تبرک بھیجا گیا۔

☆ جس کی نسبت یہ ثابت ہو جائے کہ یہ حجتہ الوداع میں شریک ہوا، وہ بھی صحابیؓ ہے۔

علاوہ ازیں کوئی شخص خود صحابیت کا دعویٰ کرتا ہے، تو صرف اس صورت میں اس کا دعویٰ مقبول ہوگا، کہ وہ کہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو بہت تھوڑے وقت کے لیے دیکھا، ورنہ طویل صحبت کے لیے دوسرے صحابہؓ کی شہادت ضروری ہوگی۔ ﴿ابن عبدالبر۔ الاستیعاب وغیرہ﴾

صحابہ کرامؓ کے بارے میں مسلمانوں کا عقیدہ و نظریہ

صحابہ کرامؓ ذوالعزو والاحترام

☆ ایک ایسے مقدس گروہ کا نام ہے، جو رسول اکرم ﷺ اور عام امت کے درمیان اللہ کا عطا کیا ہوا ایک واسطہ ہے۔

☆ وہ قدسی الاصل قافلہ جو انبیاء کے بعد سب سے افضل اور برتر ہے۔

☆ ان کے مشاجرات (باہمی اختلافات) پر تاریخی یا روایتی کسی ایسی خامہ فرسائی کو قبول نہیں کیا جا سکتا جس سے ان کا تقدس پامال ہو۔

☆ ایسی مستند اور باوثوق جماعت کو بولا جاتا ہے جن کے متعلق بدنیتی، بداعتقادی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

☆ اس بابرکت گروہ کی طرف برائی کی نیت کرنا، ان کے تذکرے کو ناشائستہ بحث کا موضوع بنانا۔ کتاب و سنت کے قانون میں قطعاً جرم ہے۔

☆ قرآن مجید کے اول مخاطب آنحضرت ﷺ کے قریبی دوست اور آپ ﷺ کے بیان کردہ فضائل کے مصداق ہیں۔

☆ کم و بیش ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہؓ میں ہر صحابیؓ ہدایت کا چراغ ہے۔ فیوض و برکات کی آماجگاہ ہے۔ ساری کائنات کے اولیاء اقطاب اور آئمہ سے افضل ہے۔

☆ جس صحابیؓ نے ایک پل بھر کے لیے رسول ﷺ کو دیکھا وہ بھی انبیاءؑ کے بعد ساری مخلوق سے افضل ہے۔

☆ تمام صحابہ کرامؓ اعلیٰ مقام پر فائز ہیں، ان کے متعلق ایسی کوئی تاریخی روایت قابل قبول نہ ہوگی جس سے ان کی عدالت مجروع ہوتی ہو۔

☆ انبیاء کی طرح صحابہؓ معصوم تو نہیں، ان سے کبیرہ صغیرہ گناہ ممکن ہے، مگر کسی صحابیؓ کے ذمہ کوئی کبیرہ گناہ باقی نہیں رہا۔ صحابہؓ معصوم نہیں، لیکن محفوظ ہیں۔

☆ جس مسئلہ میں صحابہؓ کا باہمی اختلاف رہا ہو، عہد حاضر میں اس مسئلہ پر اختلاف کرنے والے پر کوئی قطعی حکم نہیں لگایا جاسکتا۔

☆ صحابہؓ پر سب کرنا (گالی دینا) کفر ہے، ان کے متعلق دل میں غیظ رکھنا، امانت ودیانت میں کسی قسم کا شبہ کرنا، خود کو فسق وفجور میں داخل کرنا ہے۔

☆ صحابہ کرامؓ کے فضائل سوانح وافکار، علوم، موافقات اور علمی وسیاسی کارناموں کو اجاگر کرنا بہت بڑی عبادت ہے۔

اب تلک یاد ہے قوموں کو حکایت ان کی
نقش ہے صفحہ ہستی پہ صداقت ان کی

صحاب کرامؓ کا مقام ومرتبہ

صحابہ کرامؓ کے گروہ سے وابستگی ہی ذریعہ نجات ہے۔ ناجی گروہ جماعت صحابہؓ ہے۔ عہد حاضر میں اہل سنت کے باہمی اختلاف کی صورت میں صحابہ کرامؓ ہی کے طرز عمل سے ہم شاہراہِ ہدایت پر گامزن رہ سکتے ہیں۔ مسلمانوں کی تمام جماعتیں مثلاً حنبلی، شافعی، مالکی، بریلوی، دیوبندی، اہل حدیث، صحابہؓ کی تعلیمات اور افکار کے ذریعے ہر قسم کی دوری ختم کرکے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو سکتے ہیں۔

قرآن وحدیث کی واضح تصریحات کے بعد یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ اسلام کے نزدیک صحابہ کرامؓ اور ان کی پیروی کرنے والا گروہ ہی نجات پانے والا ہے۔ اسلام جس طرح کے افراد کا تقاضا کرتا ہے۔ قرآن وحدیث جس قسم کی جماعتوں کو جنت کا مستحق قرار دے رہے ہیں۔ امت مسلمہ کے تمام گروہوں، کائنات ہستی کے تمام ملکوں میں اس کے مصداق صرف وہی لوگ ہیں جو آنخضرت ﷺ کی تربیت یافتہ جماعت کی پیروی کرتے ہوں یا آپ کے اجماع کو زندگی کا حقیقی منشور قرار دیتے ہوں، کیونکہ صحابہ کرامؓ کا کسی بات پر جمع ہو جانا، اسی طرح حجت شرعیہ اور نص قطعیہ ہے۔ جس طرح قرآن اور حدیث آنخضرت ﷺ نے فرمایا:

لاتزال طائفه من امتی ظاهرین علی الحق لا یضرهم من خالفهم حتی یاتی امر الله (الحدیث)

''ہمیشہ ایک جماعت میری امت میں حق پر قائم رہے گی، ان کے مخالف ان کو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے، حتیٰ کہ قیامت آجائے گی۔''

روایت بالا میں **من امتی** کے اولین مصداق صحابہ کرامؓ ہیں۔ دوسری روایت میں **طائفته من امتی** اور **عصابته من امتی** کے الفاظ بھی وارد ہوئے، اس طرح صحابہ کرامؓ کا اجماع اسلام میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ آنخضرت ﷺ نے فرمایا:

''میری امت میں ۷۳ فرقے ہوں گے، صرف ایک فرقہ جنت میں جائے گا، باقی ۷۲ جہنمی ہوں گے۔'' آپ ﷺ سے پوچھا گیا، یارسول اللہ جنتی فرقہ کون ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: **ما انا علیه و اصحابی** ۔''جس پر میں اور میرے اصحابؓ ہیں۔''

یہاں آپ ﷺ نے صرف یہی نہیں فرمایا، کہ جس پر میں ہوں بلکہ ہدایت اور جنت والوں میں اپنے ساتھ صحابہ کرام رض کو بھی شامل کیا، اس حکم میں آنخضرت ﷺ سے صحابہ کرام رض کو ایک مسطر، معیار کسوٹی اور سانچہ قرار دیا ہے۔ یہ مسطر آنخضرت ﷺ کا تیار کردہ ہے۔ اس کسوٹی کو ۲۳ سال کی محنت شاقہ کے بعد آپ ﷺ نے برابر کیا تھا۔ اس گروہ کا خود تزکیہ فرمایا، خود اصلاح کی، خود ان کے بال و پر سنوارے، جان جوکھوں میں ڈال کر اس سانچے کو عین اسلام کے مطابق ڈھالا، مصائب و آلام اور مشکلات و حوادث میں اس گروہ کے طبائع کی اصلاح کی، ہر قسم کے عیب دور کر کے انہیں ان اصولوں کا شاہکار بنایا جو، ۲۳ سال میں بارگاہ الٰہی سے عطا ہوئے تھے۔ آنخضرت ﷺ نے اپنی طبیعت و عادت مبارکہ کے مطابق ان کو حقیقی اور سچے انسانوں کی مانند تیار کر کے آنے والے جہان کے لیے ایک مشعل ہدایت کے طور پر سجایا تھا۔

اب اس گروہ اور جماعت کو اس ظل عاطفت سے علیحدہ کر دیا جائے، تو آنخضرت ﷺ کی تعلیمات، محنت و کاوش، تزکیہ اور ۲۳ سالہ جاں گسل سعی کا کوئی مفہوم نظر آتا۔ اسلام کا یہ مسطر اور سانچہ اس لیے تیار کیا گیا تھا کہ صفحات عالم پر آئندہ عقائد و اعمال کی جب بھی کوئی سطر کھینچی جائے گی تو وہ اسی مسطر سے برابر کر لی جائے۔

جواہرات

☆ ان اللہ الشتری من المومنین انفسھم و اموالھم بان لھم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعدا علیہ حقا فی التورات والانجیل والقرآن. (پ ۱۱، سورہ توبہ)

”بیشک اللہ تعالیٰ نے سودا کر لیا، مومنوں (صحابہ کرام رض) کی جانوں اور اموال کا جنت کے بدلے میں کیونکہ وہ اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہیں (دشمنان خدا اور دشمنان رسول ﷺ کو) قتل کرتے ہیں اور قتل ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے تورات اور انجیل اور قرآن میں ان کا تذکرہ ہے۔“

☆ وعد اللہ الذین امنو منکم وعملو الصلحات لیستخلفھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم. (پ ۱۸، سورہ نور)

”اللہ نے وعدہ کر لیا ہے تم میں ایمان والوں اور اچھے عمل کرنے والوں (صحابہ کرام رض) سے کہ ضرور بالضرور ان کو اقتدار بخشے گا، زمین میں جیسا کہ ان کے اگلوں کو اقتدار دیا گیا تھا، اور جماوے گا، ان کو دین ان کا جس کو پسند کر دیا، ان کے لئے۔“

☆ اولئک ھم المفلحونo

”یہی لوگ (صحابہ کرام رض) کامیاب ہیں۔“

☆ اولئک ھم الراشدونo (پ ۲۶، سورہ حجرات)۔

”یہی لوگ (صحابہ کرام رض) ہدایت دینے والے ہیں۔“

☆ اولئک ھم الفائزونo

”یہی لوگ (صحابہ کرام رض) کامران ہیں۔“

☆ اولئک ھم المومنون حقا. (پ ۱۰، سورہ انفال)

”یہی لوگ (صحابہ کرام رض) پکے سچے مومن ہیں۔“

صحابہ کرام ؓ آنحضرت ﷺ اور امت کے درمیان واسطہ ہیں

اسلام میں آنحضرت ﷺ کی تربیت یافتہ جماعت صحابہ کرام ؓ کو جو مرتبہ اور مقام حاصل ہے، اس کے مطابق یہ جماعت دنیا میں برگزیدہ، مقدس اور نہایت بلند منصب پر فائز ہے، انبیاء ؑ کے بعد اس جماعت سے بہتر کوئی مخلوق نہیں، اس گروہ کے ہر فرد کو عدالت وانصاف، سچائی اور شرافت کا جو اعزاز عطا ہوا، اس پر ملائکہ بھی رشک کر رہے ہیں، ان کی زندگیوں کا جہاز مصائب دھر کے تھپیڑوں میں اٹھکیلیاں لیتا رہا، مشکلات کے بھنور میں ہچکولے کھاتا رہا، آلام کی کھائیوں میں جاں بلب رہا، تاہم یہ لوگ طوفانوں کی تیز وتند موجوں میں بھی اسلام کے دامن رحمت سے وابستہ رہے۔

عرب کے ان صحرانشینوں نے ہر دکھ میں محمد رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دیا، ہر پریشانی میں تاجدار رسالت ﷺ کی صحبت فیض سے مشام جان کو معطر کیا، بڑی سے بڑی قربانی دے کر بھی دین مصطفوی ﷺ سے وابستگی کو باقی رکھا، وطن قوم ملک، بستی، اولاد، تجارت، القصہ متاع حیات کی ہر چیز لٹا کر بھی خدا کے رسول ﷺ کی رفاقت کو نہیں چھوڑا۔

چونکہ آنحضرت ﷺ کے بعد باب نبوت بند ہو رہا تھا، اس لیے انبیاء ؑ کی وراثت کا تحفہ بھی انہی کو عطا ہوا، محمدی دستور العمل کا ابلاغ بھی انہی کے حصے میں آیا، قرآنی ہدایات نبوی تعلیمات کے فروغ کے حامل بھی یہی لوگ قرار پائے۔ یہ لوگ جب دنیا کے سب سے بڑے سردار کی ذمہ داریوں کے امین ٹھہرے، تو ان کو پاکبازی، راست بازی، میں دنیا کا سب سے بڑا تحفہ عطا کیا گیا، اس پوری جماعت کے لیے خود باری تعالیٰ رطب اللسان ہوئے، کئی سو قرآنی آیات نے ان کی شان بیان کی، دو ہزار محمدی فرامین ان کے کمالات، اصلاح نیت وحسن عمل کے شاہد بنے، ان کی دوستی، پیغمبرانہ الفت ومحبت، اعتماد ووثوق، نے اپنا رنگ دکھایا، کہ یہ لوگ دینی محمدی کے اصل گواہ، نبوت ورسالت کے حقیقی شاہد، اسلام کے اولین مخاطب اور خدائی کلام کے پہلے مصداق قرار پائے۔

جہاں تک مقام صحابیت کا تعلق ہے، وہ خدا اور رسول ﷺ کی واضح تصریحات کے بعد متعین ہو چکا ہے۔ ان کی عظمت اور جلالت چمکتے ہوئے سورج کی طرح عیاں ہو چکی ہے، ان کی بزرگی اور تقدس وتعظیم، پاک باطنی، صالح قلبی پر مہر ثبت ہو چکی ہے۔ کسی انسان کی تنقید ان کے اجلے کردار کو داغدار نہیں کر سکتی، کسی مورخ کا قلم ان کے آراستہ حسن کو میلا نہیں کر سکتا۔

شرف صحابیت، نبوت کے بعد اسلام کا سب سے بڑا اعزاز ہے، اس کا حصول عطیہ خداوندی ہے۔ خدائے ذوالجلال نے اپنے پیغمبر کی صحبت کے لیے جن لوگوں کو اپنی قدرت ومشیت کے مطابق کیا، وہی لوگ اس کمال سے مزین ہوئے۔ خود بارگاہ خداوندی سے بار بار ان کی صفائی، ان کی رضا مندی ان کے تقویٰ، ورع، للّٰہیت، خدا ترسی کا اعلان ہمارے اس دعوے کی تصدیق کر رہا ہے۔

یہ دولت کبریٰ ہے، جو بعد کے کسی ولی، قطب ابدال کو حاصل نہیں ہو سکی، یہی وہ جماعت ہے، جسے ارادہ ازلیہ نے پوری کائنات میں آنحضرت ﷺ کی صحبت ورفاقت اور اسلام کی نصرت وحمایت کے لیے منتخب کیا، یہی جماعت آنحضرت ﷺ اور امت کی درمیانی کڑی ہے۔

خدا کی طرف سے صحابہ کرام ؓ سے رضا مندی کا اعلان ایسی سند امتیاز ہے، کہ ساری کائنات مل کر اس سند کی اہمیت کم نہیں کر سکتی۔ یہ کہنا کہ خدا ان سے راضی ہوا، اعلیٰ انعام ہے، پھر اس انعام کی عظمت دوچند ہو جاتی ہے، جب یہ بھی کہا جائے کہ وہ بھی خدا سے راضی ہو گئے، خدا پہلے تو خود ان سے راضی ہوا، پھر وہ بھی خدا سے راضی ہوئے، بتایا جائے کہ یہ سب کچھ محبت کے بغیر کیسے ممکن ہے؟ جب رضا اور محبت ثابت ہو گئی، تو یہ لکھنے کا کیا جواز ہے کہ ان کے دل میں ایمان نہیں تھا یا وہ وفات رسول ﷺ کے بعد کافر ہو گئے تھے یا چار آدمیوں کے علاوہ سب منافق تھے؟ اعلان کرنے والا قلوب کی اتھاہ گہرائیوں سے بھی واقف ہو، یہ الفاظ دنیا کے بڑے سردار کے لوح قلب پر اتارے گئے ہوں، ان الفاظ کو

پڑھنے کا مرتبہ ایک ایک لفظ پر دس دس نیکیاں بتلایا گیا ہو، صبح ازل سے شام ابد تک یہ دستاویز خدائی کلام کی سچائی کا اعلان کر رہی ہو، تو نہیں کہا جاسکتا کہ ظاہر و باطن سے واقفیت رکھنے والا مالک حقیقی خدانخواستہ نا قابل اعتماد افراد کو کس طرح صداقت اور عدالت کا تحفہ افتخار عطا کر رہا ہے۔

خدائی احکامات اور حقائق کے تناظر میں دیکھا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ یہ پاک نہاد طبقہ ذوق معصیت سے دور اور جنس گناہ سے گریزاں ہے۔ ان کی طبائع میں گناہ سے فرار اور نفرت طبعی امر ہے، یہ معصوم تو نہیں، محفوظ ضرور ہیں۔ ان سے بغض رکھنا کفر والحاد ہے۔ ان سے نفرت کا اظہار کرنا قرآن وحدیث سے بغاوت ہے۔ آنحضرت ﷺ کے تمام صحابہ کرام ؓ جن کی تعداد ایک لاکھ چوالیس ہزار ہے، ہدایت کے درخشندہ ستاروں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ بعض مواقع پر ان کے باہمی اختلافات کو نیک نیتی پر محمول کیا جائے گا۔ ان کے خلاف ہر تحقیق، اور تحریر ہر کاوش اور ہر فکر مردود ہے۔ صحابہ کرام ؓ کی پوری جماعت قدسی الاصل ہے۔ یہ پورا قافلہ اسلام کا اولین شارح اور قرآن کا حقیقی مخاطب ہے، اس جماعت نے ایسے وقت میں ہمارے رسول ﷺ کا ساتھ دیا، جب مکہ کے سرداروں نے آپ ﷺ کو اذیت ناک صورت حال سے دوچار کر دیا تھا۔ آپ ﷺ کے اقارب نے آپ ﷺ سے دشمنی کی انتہا کر دی تھی۔ آپ ﷺ کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے تھے۔ آپ ﷺ کے گلے میں رسیاں ڈال کر گھسیٹا گیا تھا۔ ایسے حالات میں جن لوگوں نے پورے ماحول کی مخالفت مول لے کر برادریوں کے طعنے سہہ کر، کاروبار تجارت چھوڑ کر آپ ﷺ کا ساتھ دیا، آپ ﷺ کی رفاقت اختیار کی، آپ ﷺ کے دکھوں کے ساجھی بنے، آپ ﷺ کے حلقہ ارادت میں شامل ہوئے، آپ ﷺ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا، ساری دنیا کو چھوڑ کر آپ ﷺ کے ظل عاطفت میں جگہ پائی۔ تپتی ہوئی ریت پر، دھکتے ہوئے انگاروں پر، ابلتے ہوئے کڑاھوں میں، چمکتی ہوئی تلواروں میں بھی ہمارے پیغمبر ﷺ کا ساتھ دیا، سرور دوعالم ﷺ کی غلامی اختیار کرنے کے لیے شہادت حق کے سزاوار بنے رہے۔ ان کے بارے میں یہ کس طرح کہا جاسکتا ہے، کہ ان کا دل دولتِ ایمان سے خالی تھا یا ان کے قلوب محبتِ رسول ﷺ سے معمور نہ تھے یا ان کا حاشیہ دل شاہراہ نبوت ﷺ پر گامزن نہ تھا؟

یہ خیالات، یہ افکار، یہ نظریات، تعصب و تنگ نظری کے آئینہ دار تو ہو سکتے ہیں مگر انہیں حقیقت و اصلیت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہوسکتا۔

صحابہ کرام ؓ کی اہمیت ووقعت کے عقلی اور نقلی شواہد

اسلام میں صحابہ کرام ؓ کے مقام ومرتبہ کو تسلیم کرنا اصول دین کی بجائے ضروریات دین میں سے ہے۔ اسلام کے اصول دین کلمہ طیبہ، نماز، روزہ، حج، زکوۃ میں کسی جگہ صحابہ کرام ؓ کا کوئی ذکر نہیں، لیکن کلمہ طیبہ کے اقرار ہی میں صحابہ کرام ؓ کی عظمت کا اقرار پوشیدہ ہے۔ ملاحظہ ہو کہ نکاح کے ایجاب وقبول میں کہیں اس بات کا ذکر نہیں ہوتا کہ میاں اپنی بیوی کے نان نفقہ کا بھی ذمہ دار ہوگا، لیکن نکاح کے بعد خاوند پر لازم ہے کہ وہ بیوی کی جملہ ضروریات کی تکمیل کرے۔ کلمہ طیبہ میں اور توحید کے اقرار اور تسلیم رسالت کے بعد لازم ہے، ان دونوں چیزوں کے تعارف کا ذریعہ بننے والی جماعت کو بھی قلب وجان تسلیم کیا جائے، ورنہ توحید ورسالت کے حقیقی روایوں کے منافق اور کافر ماننے کے بعد کسی طرح بھی شہادت حق کا اقرار قابل قبول نہیں ہوسکتا۔

جن لوگوں نے امت کو کلمہ طیبہ کی خبر دی، اور اصول دین کا تعارف دنیا کے سامنے رکھا، اگر وہی قابل اعتبار نہ ٹھہرے، تو بتایئے، آپ ان اصولوں کو کس بنیاد اور کس اصول پر خدائی احکام سمجھ رہے ہیں؟ صحابہ کرام ؓ کی عظمت اس قدر بدیہی حقیقت ہے کہ اس کا الگ الگ ذکر

کرنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی گئی، مگر قرآن عظیم میں ۷۰۰ مقامات پر پے در پے، ان کا نام لے کر ان کے تقدس کا برملا اظہار کیا گیا۔

نماز کے ذکر کا مطلب یہ نہیں کہ اس کے لیے وضو کی ضرورت نہیں، کہیں زکوٰۃ کے بار بار حکم میں کہیں اس کی مقدار کا ذکر نہیں، اسی طرح صرف روزہ کے ذکر کا مطلب یہ نہیں کہ تراویح کی کوئی ضرورت نہیں، حج کے ذکر میں اس کے ارکان کی تفصیل موجود نہیں۔ ان تمام اصولوں کے ذکر کے بعد احادیث اور دیگر مقامات پر ان کی تفاصیل موجود ہیں، اور توحید رسالت کے بعد ان کے راویوں، گواہوں، آیات قرآنی کے اولین مخاطبین کی ثقاہت ایک مسلمہ حقیقت اور واضح تصریح کا درجہ رکھتی ہے۔

خدا اور رسول ﷺ کی طرف سے صحابہ کرام ؓ کے ایمان کی شہادت

☆ لاتجد وقوما یومنون باللہ والیوم الاخر یوآدون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانو ابائھم او ابناء ھم او اخوانھم او عشیرتھم اولئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منہ ویدخلھم جنت تجری من تحتھا الانھار خلدین فیھا. رضی اللہ عنھم ورضو عنہ اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم المفلحون۔(مجادلہ، آخری آیت)

''جو لوگ خدا پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں، تم ان کو خدا اور رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے، وہ یہی لوگ ہیں۔ جن کے دلوں میں خدا نے ایمان (پتھر کی لکیر کی طرح) تحریر کر دیا ہے، اور فیض بخشی سے ان کی مدد کی ہے، اور اللہ ان کو ایسی بہشتوں میں جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا۔ یہ ہمیشہ ان میں رہیں گے، خدا ان سے خوش ہے اور وہ خدا سے خوش ہیں، یہی گروہ خدا کا لشکر ہے (اور) سن رکھو کہ خدا ہی کا لشکر مراد حاصل کرنے والا ہے۔''

فضائل ومناقب

☆ ان الذین امنو وعملو الصالحات اولئک ھم خیر البریہ جزائھم عند ربھم جنت عدن تجری من تحتھا الانھار خلدین فیھا ابدا رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ ذلک لمن خشی ربہ (پ ۳۰)

''(اور) جو لوگ ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے، وہ تمام مخلوق سے بہترین ہیں، ان کا صلہ ان کے پروردگار کے ہاں ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ ابدا آباد تک ان میں رہیں گے، خدا ان سے خوش ہے، اور وہ خدا سے خوش ہیں، یہ (صلہ) اس کے لیے، جو اپنے پروردگار سے ڈرتا ہے۔''

☆ لکن الرسول والذین امنو معہ جاھدوا باموالھم وانفسھم اولئک لھم الخیرات واولئک ھم المفلحون (توبہ ع ۱۱)

''لیکن رسول اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے سب اپنے مال وجان سے لڑے، انہی کے لیے بھلائیاں ہیں، اور یہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔''

صحابہ کرام ؓ کے اعلیٰ کمالات کا اظہار

☆ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم ترھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ

ورضوانا سیماهم فی وجوههم من اثر السجود ذلک مثلهم فی التورات ومثلهم فی الانجیل کزرع اخرج شطئه فازره فاستغلظ فاستوی علی سوقه یعجب الزراع لیغیظ بهم الکفار وعد الله الذین امنو وعملو الصلحات منهم مغفرة واجرا عظیما (سوره فتح، آخری آیت)

''محمد ﷺ خدا کے پیغمبر ہیں، اور جولوگ (صحابہ کرامؓ) ان کے ساتھ ہیں، وہ کافروں کے حق میں تو سخت ہیں اور آپس میں رحم دل (اے دیکھنے والے) تو ان کو دیکھتا ہے کہ خدا کے آگے جھکے ہوئے سربسجود ہیں اور خدا کا فضل اور اس کی خوشنودی طلب کر رہے ہیں۔ (کثرت) سجود کے اثر سے ان کی پیشانیوں پر نشان پڑے ہوئے ہیں، اور ان کے یہی اوصاف تورات میں (مرقوم) ہیں اور یہی اوصاف انجیل میں (وہ) گویا ایک کھیتی ہیں، جس نے (پہلے زمین سے) اپنی سوئی نکالی پھر اس کو مضبوط کیا، پھر موٹی ہوئی، اور پھر اپنے پاؤں پر سیدھی کھڑی ہوگئی، اور لگی کھیتی والوں کو خوش کرنے تا کہ کافروں کا جی جلائے، جو لوگ ان میں سے ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے۔ ان سے خدا نے گناہوں کی بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔''

تعریفیں ہی تعریفیں رضا ہی رضا

☆ الذین امنو اوروهاجرو وجاهدو فی سبیل الله باموالهم وانفسهم اعظم درجة عند الله واولئک هم الفائزون یبشرهم ربهم برحمة منه ورضوان وجنت لهم فیها نعیم مقیم خلدین فیها ابدا ان الله عنده اجر عظیم (توبه، ع۳)

''جو ایمان لائے اور وطن چھوڑ گئے۔ خدا کے ہاں ان کے درجے بہت بڑے ہیں، اور وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں۔ ان کا پروردگار ان کو اپنی رحمت کی اور خوشنودی کی اور بہشتوں کی خوشخبری دیتا ہے جن میں ان کے لیے نعمت ہائے جاودانی (اور وہ) ان میں ابدالاباد تک رہیں گے، کچھ شک نہیں خدا کے ہاں بڑا صلہ ہے۔''

صحابہ کرامؓ کی بہترین صفات

☆ والمومنین والمومنات بعضهم اولیاء بعض یامرون بالمعروف وینهون عن المنکر ویقیمون الصلوة ویوتون الزکوة ویطعمون الله ورسوله اولئک سیرحمهم الله ان الله عزیز حکیم وعد الله المومنین والمومنات جنت تجری من تحتها الانهر خلدین فیها ومسکن طیبة فی جنت عدن ورضوان من الله اکبر ذلک هو الفوز العظیم. (توبه ع۹)

''اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں کہ اچھے کام کرنے کو کہتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں اور یہی لوگ ہیں جس پر خدا رحم کرے گا، بے شک خدا غالب اور حکمت والا ہے۔ خدا نے مومن مردوں اور عورتوں سے بہشتوں کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ (وہ) ان میں ہمیشہ رہیں گے اور بہشت ہائے جاودانی میں نفیس مکانات کا وعدہ کیا ہے اور خدا کی رضامندی تو سب سے بڑھ کر نعمت ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔''

☆ ان الله اشتری من المومنین انفسهم واموالهم بان الهم الجنة یقاتلون فی سبیل الله فیقتلون ویقتلون وعدا علیه حقا فی التوراة والانجیل ومن اوفی بعهده من الله فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم به وذالک هو الفوز العظیم.

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے خرید لیا ہے۔ مومنین سے ان کے جانوں اور مالوں کو اس کے عوض انہیں جنت ملے گی۔ یہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں، کبھی خود قتل ہوتے ہیں۔ اس پر ہماری طرف سے سچا وعدہ ہے توریت اور انجیل میں اور قرآن مجید اور اللہ سے بڑھ کر کون اپنے عہد کا پورا کرنے والا ہے۔ سو تم خوشی مناؤ اپنی بیع پر جس کا تم سے سودا کیا ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔''

☆ التائبون العبدون الحامدون السائحون الراكعون الساجدون الامرون بالمعروف والناهون عن المنكر والحفظون لحدود الله وبشر المومنين.

''وہ مجاہدین توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، حمد کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، نیک باتوں کا حکم کرنے والے ہیں اور بری باتوں سے روکنے والے ہیں اور اللہ کی حدود کا خیال رکھنے والے ہیں۔ مومنین کو خوشخبری سنا دیجئے۔''

عبادات صحابہ کرامؓ

☆ يسبح له فيها بالغدو والاصال رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله واقام الصلوة وايتاء الزكوة يخافون يوما تتقلب فيه القلوب والابصار ليجزيهم الله احسن ما عملو ويزيدهم من فضله والله يرزق من يشاء بغير حساب.

''وہ گھر میں صبح شام اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔ یعنی ایسے لوگ جن کو خدا کے ذکر اور نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے سے نہ تجارت غافل کرتی ہے اور نہ خرید وفروخت وہ اس دن سے جب دل (خوف وگھبراہٹ کے سبب) الٹ جائیں گے اور آنکھیں اوپر کو (چڑھ جائیں گی) ڈرتے ہیں تاکہ خدا ان کے عملوں کا بہت اچھا بدلہ دے اور اپنے فضل سے زیادہ بھی عطا کرے اور جس کو چاہتا ہے خدا بے شمار رزق دیتا ہے۔''

ذکر استغفار صحابہ کرامؓ

☆ الذين يقولون ربنا اننا امنا فاغفرلنا ذنوبنا وقنا عذاب النار.

''(یہ وہ لوگ ہیں) جو کہتے رہتے ہیں کہ اے پروردگار ہم یقیناً ایمان لے آئے۔ سو ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا دے۔''

☆ الصابرين والصادقين والقانتين والمنفقين والمستغفرين بالاسحار. (آل عمران، ۲)

''(یہ صحابہؓ) صبر کرنے والے ہیں اور راست باز ہیں اور فروتنی کرنے والے ہیں اور خرچ کرنے والے ہیں اور پچھلی رات میں گناہوں سے بخشش چاہنے والے ہیں۔''

اصحابؓ فتح مکہ

☆ اذا جاء نصر الله والفتح وراء يت الناس يدخلون فى دين الله افواجا فسبح بحمد ربک واستغفره.

''جب اللہ کی مدد اور فتح آ پہنچے، اور آپ لوگوں کو جوق در جوق اللہ کے دین میں داخل ہوتے دیکھ لیں، تو اب اپنے پروردگار کی تسبیح وتمجید کیجئے، اور اس سے استغفار کیجئے۔''

☆ والذین امنوا من بعد وھاجروا وجاھدہ معکم فاولئک منکم (الانفال، ع ۱۰)

''اور جولوگ بھی ایمان لائے، اور وطن سے ہجرت کر گئے، اور تمہارے ساتھ ہو کر جہاد کرتے رہے، وہ بھی تمہیں میں سے ہیں۔''

صحابہ کرامؓ کا مقام علو

☆ لایستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجة من الذین انفقو من بعد وقاتلو وکلا وعد اللہ الحسنی۔

''جس شخص نے تم میں سے فتنہ ومکر سے پہلے خرچ کیا، اور لڑائی کی وہ (اور جس نے یہ کام پیچھے کیے وہ) برابر نہیں، ان لوگوں کا درجہ ان سے کہیں بڑھ کر ہے جنھوں نے بعد میں خرچ (اموال) اور جہاد کیا اور خدا نے سب سے (ثواب کا) نیک وعدہ تو کیا ہے۔''

دشمنان صحابہ کرامؓ کا نفاق

☆ واذا قیل لھم امنو کما امن الناس قالو انومن کما امن السفھاء الا انھم ھم السفھاء ولکن لایعلمون. (سورة بقرہ)

''اور جب ان (کفار) سے کہا جاتا ہے کہ ایمان لاؤ جس طرح یہ لوگ (صحابہ کرامؓ) ایمان لائے ہیں تو کہتے ہیں بھلا ہم اِس طرح ایمان لائیں جس طرح یہ بیوقوف ایمان لائے؟ خبردار! یہی (کفار) بیوقوف ہیں لیکن یہ جانتے نہیں۔''

معیار حق

☆ فان امنو بمثل ما امنتم بہ فقدھتدو وان تولوا فانما ھم فی شقاق (بقرہ، ع۱۶)

''تو اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح دوسرے لوگ لے آئے، تو ہدایت یاب ہو جائیں اور اگر منہ پھر لیں اور نہ مانیں تو وہ (سارے) گمراہی میں ہیں۔''

نیک انجام اور حسن سیرت کا دوام

☆ انی لا اضیع عمل عامل منکم من ذکرا وانثی بعضکم من بعض فالذین ھاجروا واخرجوا من دیارھم واوذوا فی سبیلی وقاتلو وقتلوا لاکفرن عنھم سیاتھم ثوابا من عند اللہ واللہ عندہ حسن الثواب.

''میں تم میں کسی عمل کرنے والے کے خواہ مرد ہو خواہ عورت عمل کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔ تم آپس میں ایک دوسرے کے جز ہو تو جن لوگوں نے ترک وطن کیا اور اپنے شہروں سے نکالے گئے (اور بھی) تکلیفیں انہیں میری راہ میں دی گئیں اور وہ لڑے اور مارے گئے ان کی خطائیں ان سے ضرور معاف کردی جائیں گی اور میں ضرور ان کو ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔''

آنحضرت ﷺ کی طرف فضائل صحابہ ؓ کا اعلان

☆ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم النجوم امنہ للسماء فاذا ذھبت النجوم اتی السماء ماتوعدوانا امنہ لا صحابی فاذا ذھبت انا اتی اصحابی مایوعدون واصحابی امنہ لامتی فاذا اذھب اصحابی اتی امتی مایوعدون. (مسلم ج۲، ص ۳۰۸)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ’’ستارے آسمان کی امان کا سبب ہیں، جب ستارے ختم ہوں گے تو قیامت آجائے گی۔ آگے فرمایا: میرے صحابہ میری امت کے لیے امان کا سبب ہیں جب یہ ختم ہو جائیں گے تو اختلافات پڑ جائیں گے۔‘‘

☆ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد من اصحابی لیموت بارض الابعث قائد او نورا لھم یوم القیامۃ (رواہ الترمذی)

آپ ﷺ نے فرمایا: ’’میرا جو صحابی بھی کسی سرزمین میں فوت ہوا وہ قیامت کے دن اس سرزمین کے (مدفون) لوگوں کے لیے پیشوا اور نمونہ بنا کر اٹھایا جائے گا۔‘‘

☆ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل اصحابی فی امتی کالملح فی الطعام ولا یصلح الطعام الا بالملح (مشکوۃ، ص ۵۵۴)

حضور ﷺ نے فرمایا: ’’میری امت میں میرے صحابہ ؓ کی مثال ایسی ہے، جیسے کھانے میں نمک اور کھانا نمک کے بغیر لذیذ نہیں ہوتا۔‘‘

☆ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر القرون قرنی ثم الذین یلونی ثم الذین یلونھم (مسلم ج۲، ص ۳۰۹ و بخاری ج ۱، ص۵۱۵)

حضور ﷺ نے فرمایا: ’’میرا زمانہ خیر ہے پھر اس کے بعد کا پھر اس کے بعد کا۔‘‘

مناقب صحابہ ؓ

☆ ان اللہ اختار اصحابی علی العالمین سوی النبین والمرسلین واختار من اصحابی اربعہ یعنی ابابکر وعمر وعثمان وعلیا فجعلھم اصحابی وقال فی اصحابی کلھم خیر. (قرطبی ج۱۶، ص۲۹۷، ومجمع الزوائد، ص ۱۶، ج۱۰)

آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اللہ نے پیغمبروں کے سوا باقی سب جہاں والوں پر میرے صحابہ کو فضیلت بخشی اور ان میں سے میرے چار دوستوں ابوبکر ؓ اور عمر ؓ اور عثمان ؓ اور علی ؓ کو منتخب فرما کر خصوصی مصاحب بنایا اور میرے ہر صحابی میں بھلائی موجود ہے۔‘‘

☆ عن عویم بن ساعدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ واختارنی واختارلی اصحابی فجعل لی منھم وزواء واختانا واصھارا فمن یسبھم فعلیہ لعنہ اللہ والملائکہ والناس اجمعین ولا یقبل منہ یوم القیامہ فرضا. (تفسیر قرطبی، ج۱۶، ص۲۹۷)

عویم بن ساعدہ ؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اللہ نے تمام مخلوق سے مجھے چن لیا، اور میرے اصحاب کو میری صحبت کے لیے منتخب کیا ان میں بعضوں کو میرے وزراء خسر اور داماد بنایا۔ پس جس نے میرے صحابہ کی بدگوئی کی ان پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی

لعنت ہو قیامت کے دن ان کا فرض قبول ہوگا نہ نفل۔''

☆ عن جابر بن عبدالله يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم لاتمس النار مسلمارانى اورای من رانی. (ترمذی ج۲، ص ۲۳۱)

جابرؓ بن عبداللہ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ: ''جس مسلمان نے مجھے دیکھا یا میرے اصحاب کو دیکھا، اور اس پر فوت ہوا تو اس کو جہنم کی آگ نہ چھوئے گی۔''

☆ عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله اختار اصحابی علی الثقلین سوی النبیین (الاصابه ج ۱، ص ۱۲)

بحوالہ جابرؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے علاوہ باقی تمام جن وانس پر میرے اصحابؓ کو فضیلت بخشی ہے۔''

☆ عن حذيفه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تكون لاصحابی من بعدی ذله يغفرها الله عزوجل لهم لما بقتهم معی من يعمل بها قوم من بعدهم يكبهم الله عزوجل فی النار علی منا خرهم (اكرجه تمام الرازی فی فوئده، رياض النضرو، ج ۱، ص ۱۳)

حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد میرے صحابہؓ کی اگر کوئی لغزش ہوگی تو اللہ تعالیٰ میرے ساتھ سابقہ اعمال صالحہ کی بدولت ان کو بخش دے گا، ان کے بعد اگر کوئی قوم اس کا مرتکب ہو تو اللہ تعالیٰ ان کو اوندھے منہ کے بل جہنم میں گرا دیں گے۔''

☆ عن ابن مسعود قال ان الله نظر فی قلوب العباد فاختار محمدا صلى الله عليه وسلم فبعث برسالة وانتخيه بعلمه ثم نظر فی قلوب الناس بعده فاختار له اصحابا فجعلهم انصار دينه وو زرانبوته وما راه المومنين حسنا فهو عند الله حسن وماراه المومنون قبيحا فهو عند الله قبيح. (كنز العمال، ج ۲، ص ۱۱۳)

ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ: ''اللہ تعالیٰ نے بندوں کے قلوب کا معائنہ فرمایا، رسول اللہ ﷺ کو پسند فرمایا چنانچہ آپ ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا اور علم میں ممتاز فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں کو دیکھا تو آپ کے اصحابؓ کو پسند فرمایا اور انہیں اپنے دین کا مددگار اور اپنے نبی کے وزراء و مشیر کار بنایا پس یہ مومنین (صحابہ کرامؓ) جس چیز کو اچھا سمجھیں وہی اللہ کے نزدیک اچھی ہے اور جسے مومن قبیح اور غلط سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی قبیح ہے۔''

☆ اذا رايتم الذين يسبون اصحابی فقولو لعنت الله علی شركم. (راوه الترمذی. بينات ص ۱۵۵)

بحوالہ ابن عمرؓ...... آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہؓ کو برا بھلا کہتے ہیں تو کہو تمہارے شر پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ (اور ایک روایت میں ہے) اللہ فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔''

☆ ان شرار امتی اجرئهم علی اصحابی

بحوالہ ابن عدیؓ...... حضور ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے بدترین لوگ وہ ہیں جو میرے صحابہؓ پر (طعن کرنے میں) جری ہیں۔''

☆ لعن الله من سب اصحابی. (طبرانی)

''جس نے میرے صحابہؓ کو برا بھلا کہا اس پر اللہ کی لعنت ہو۔''

☆ لا تسبوا اصحابی لعن الله من سب اصحابی (مجمع الزوائد، ج ۲، ص ۲۱)

بحوالہ عائشہ صدیقہ ؓ ...... آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''میرے صحابہ کو برا بھلا نہ کہو اس پر اللہ کی لعنت ہو جو میرے صحابہ پر طعن و تشنیع کرے۔''

☆ ان اللہ اختارنی واختار اصحابی فجعلھم اصھاری وجعلھم انصاری وانہ سیجیئی فی آخر الزمان وقم یسبونھم فلاتنا کحوھم ولاتشار بوھم فلا تصلوا معھم الافلا تصلو علیھم حلت علیھم اللعنہ (کفایہ ص ۴۸)

بحوالہ انس بن مالک ؓ ...... آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی نے مجھے چن لیا اور میرے صحابہ ؓ کو بھی چن لیا چنا چہ (کچھ کو) میرا راز دار اور میرا مددگار بنایا۔ آخر زمانے میں ایک فرقہ ان کی برائی بیان کرے گا۔ خبردار ان کو کبھی رشتہ نہ دینا، خبردار انہیں شادی میں شریک نہ کرنا ان کے ساتھ نماز اور نماز جنازہ نہ پڑھنا۔ ان پر اللہ کی لعنت ہوگی۔''

☆ اللہ اللہِ فی اصحابی نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم فانہ اوصی بھم (الصواعق المحرق، ص ۵)

حضرت علی ؓ نے فرمایا: ''لوگو اپنے نبی کریم ﷺ کے اصحاب کے بارے میں اللہ سے ڈرنا، اللہ سے ڈرنا، کیونکہ آپ ﷺ نے ان کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کی ہے۔''

☆ واذا ذکر اصحابی فامسکوا. (الریاض النضرۃ، ج ۱، ص ۱۳)

بحوالہ ابن مسعود ؓ ...... آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جب میرے صحابہ ؓ کا ذکر ہو تو (بدگوئی سے) رک جانا۔''

☆ احسنو الی اصحابی ثم الذین یلونھم (الریاض النضرۃ، ج ۱، صفحہ ۱۱)

بحوالہ عمر ؓ ...... آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے صحابہ ؓ سے اچھا سلوک کرنا پھر ان سے جو ان کے بعد آئیں گے۔''

☆ اکرمو اصحابی ثم الذین یلونھم (ریاض النضرۃ)

بحوالہ عمر ؓ ...... حضور ﷺ نے فرمایا: ''میرے صحابہ ؓ کی عزت کرنا پھر ان کے بعد والوں کی۔''

☆ یا ایھا الناس احفظونی فی اختانی واصھاری لایطا لبنکو اللہ بمظلمہ احد منھم فانھا لیست مما یرھب یاایھا الناس ارفعوا السنتکم عن المسلمین واذامات الرجل فلاتقفوا فیہ الکبیر. (الریاض النضرہ، ج ۱، ص ۱۱)

بحوالہ سہل بن مالک ؓ ...... آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! میرے دامادوں اور خسروں کے بارے میں میرا لحاظ کرنا، ان میں سے کسی کی غلطی کا مواخذہ تم سے نہیں ہوگا کیونکہ وہ تبادلے کی چیز نہیں۔ مسلمانوں (صحابہ ؓ) کی عزتوں پر حکم کرنے سے اپنی زبانوں کو بچا رکھو جب کوئی فوت ہو جائے تو بھلائی کے سوا اس میں کھود کرید مت کرو۔''

☆ عن البراء قال لا تسبو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فو الذی نفسی بیدہ لمقام احدھم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل من عمل احدکم (کنز العمال، ص ۱۳۱۱، ج ۶)

بحوالہ براء بن عازب ؓ ...... فرماتے ہیں کہ: ''حضور ﷺ کے اصحاب کو گالیاں نہ دینا کیونکہ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میرے جان ہے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ان کی تھوڑی سی صحبت تمہارے سب عمر کے اعمال سے افضل ہے۔''

+++ ختم شد +++